مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ کی علمی و دینی خدمات

☆ حافظ سلطان محمود

☆☆ ناصر محمود

Abstract

In this Article a well Known Book Named Sunnan Nisa -e- "s Sharh by Maulna Attaullah Haniff Presend .A very few pages of the article represent the Life of Maulana Attaullah Hanif.

In this article The Method of Adopting Different Sharh of Maulana Attat-ullah Hanif also Focused.The article also represent the status of That Shrah in the sub contitent also Discussed .The Article also represt that what kind of research methodlodgey that Writer adopt .

نام و نسب:

آپؒ کا اسم گرامی محمد عطاء اللہ کنیت ابو طیب، تخلص حنیف اور بھوجیانی آپؒ کی اپنے گاؤں بھوجیاں کی طرف نسبت تھی آپ کے والد کا نام میاں صدر الدین حسین تھا (۱)۔

ولادت:

مولانا صاحب کی ذاتی تحریر جو ہفت روزہ الاعتصام مورخہ ۷ افروری ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی تھی اس کے مطابق آپؒ کی سن ولادت ۰۹-۱۹۰۸ء ہے۔ مولانا بھوجیانی تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر کے ایک گاؤں ''بھوجیاں'' میں پیدا ہوئے (۲)۔

وفات:

مولانا نے یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء جمعۃ المبارک کا دن موت و حیات کی کشمکش میں گزرا اور آخر جمعہ کی رات کی نصف نے اس چلتی پھرتی تاریخ کو اپنی بساط میں لپیٹ لیا اور آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مولانا بھوجیانیؒ کی نماز جنازہ مولانا حافظ محمد یحییٰ میر محمدی نے پڑھائی اور آپ کو میانی صاحب لاہور کے قبرستان

☆ ریسرچ آفیسر، سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

☆☆ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

میں دفن کر دیا گیا۔ اور یہ علم وفنون کا چمکتا ہوا سورج ہمیشہ کیلئے غروب ہو گیا (۳)۔

اساتذہ:

حضرت امام نسائیؒ کے اساتذہ کی فہرست بہت طویل ہے لیکن بعض مشہور اساتذہ یہ ہیں۔ میاں (صدر الدین) حسین، مولانا عبدالکریم بھوجیانی، مولانا فیض اللہ خان، مولانا عبدالرحمٰن خان بھوجیانی (شہید)، حاجی امان اللہ انصاری، مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی، مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی، مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا عبدالتواب ملتانی اور مولانا حافظ محمد گوندلوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۴)۔

تلامذہ: ان کے تلامذہ کی بھی بہت تعداد ہے۔ لیکن چند مشہور تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں۔ مولانا اسحاق بھٹی، مولانا صلاح الدین یوسف، مولانا صادق خلیل، سید ابوبکر غزنوی، پیر محمد یعقوب قریشی، ڈاکٹر عبدالرشید الازہر، مولانا فضل الرحمٰن الازہری خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۵)۔

تصانیف:

'**التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی**'' **تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوۃ** کی جلد سوم کی تحقیق، تنقیح اور تکمیل' **اتحاف النبیہ فیمایحتاج الیہ المحدث والفقیہ**، ابوزہرہ کی شہرۂ آفاق کتب' حیات ابن تیمیہ، حیات امام ابوحنیفہ اور حیات امام احمد بن حنبل' پر تعلیقات وحواشی، سیرت امام شوکانی، **ردع الانام عن محدثات عاشر محرم الحرام**، کربلا کی کہانی ابوجعفر باقر کی زبانی (ترجمہ تہذیب التھذیب)'' قبروں پر عرس اسلام کی نظر میں'' فقہ وفتاوی وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ سے پہلے سنن نسائی (المجتبیٰ) کی خدمت کرنے والے اہل علم:

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ کے علاوہ جن حضرات نے صحاح ستہ کی اس اہم کتاب سنن النسائیؒ (المجتبیٰ) پر تعلیقات وحواشی تحریر فرمائے ان کا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ سنن نسائیؒ (المجتبیٰ) پر سب سے پہلے شرح ایک مغربی عالم شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ الانصاری الاندلسی رحمہ اللہ متوفی ۵۶۱ھ نے ''الامعان فی شرح سنن النسائیؒ'' لکھی (۶)۔

۲۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے ''زھر الربی علی المجتبیٰ'' کے نام سے ایک مختصر تعلیق لکھی (۷)۔

۳۔ علامہ نور الدین ابو الحسن محمد بن عبد الھادی الحنفی سندھی (م ۱۱۶۳ھ) نے ''التعلیق علی المجتبیٰ'' کے نام سے سنن نسائی پر حاشیہ لکھا۔

۴۔ علامہ حسین بن محسن الانصاری الیمانیؒ نے ایک تعلیق لطیفۃ علی المجتبیٰ لکھی جو تا حال مخطوط تھی جس کو مولانا نے اپنی تعلیقات میں شامل کر لیا ہے۔

۵۔ شیخ ابو عبد الرحمٰن محمد پنجابی (م ۱۳۱۶ھ) نے ''الحواشی الجدیدۃ'' کے نام سے ایک حاشیہ لکھا۔

۶۔ ابو یحییٰ محمد بن کفایت شاہ جہاں پوری (۱۳۸۱ھ) نے الحواشی الجدیدہ کا تکملہ لکھا۔

۷۔ مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی نے بھی ''الحواشی الجدیدہ'' کے نام سے حاشیہ لکھا جس پر ابو عبد الرحمٰن محمد پنجابی، علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ سندھی کی تعلیقات وحواشی کی چھاپ کافی نمایاں ہے (۸)۔

۸۔ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے بھی ایک تعلیق لکھی جو مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا محمد یحییٰ کے افادات کا مجموعہ ہے۔

تعارف ''التعلیقات السّلفیہ علی سنن النسائی''

کتاب کا نام: مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ نے سنن نسائی (المجتبیٰ) پر اپنی شرح کا نام ''التعلیقات السّلفیہ علی سنن النسائی'' رکھا۔

التعلیقات السّلفیہ کی طباعت کا اہتمام:

التعلیقات السّلفیہ کی تحریر کے وقت مولانا بھوجیانی نے سنن نسائی (المجتبیٰ) کے سند اور متن کی تصحیح ومقابلے کے لئے دو قابل اعتماد نسخوں کو سامنے رکھا۔

۱۔ ''نسخہ نظامیہ'' جو ۱۲۹۹ھ کو کانپور ہند میں طبع ہوا یہ نسخہ کئی ایک نسخوں کی تصحیح اور باہم مقابلہ کرنے کے بعد معرض وجود میں آیا تھا ان میں بعض نسخوں کی قراءت امام شوکانیؒ کے سامنے ہوئی تھی۔

۲۔ ''نسخہ نذیریہ'' جو ۱۲۸۲ھ کو شاھدرہ دہلی سے طبع ہوا۔ اس کی تصحیح سید نذیر حسین محدث دہلوی

اور مولانا اسد علی اسلام آبادی کی تھی۔

التعلیقات السلفیہ میں استعمال ہونے والی رموز:

تعلیقات لکھتے ہوئے مندرجہ ذیل رموز استعمال کیں:

۱۔ ''بعض من ھمش الکتاب'' سے مراد مولانا محمد اشفاق الرحمٰن کاندھلوی ہیں۔

۲۔ ''شیخ الاسلام'' سے مراد شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہؒ ہیں۔

۳۔ ''ف'' سے مولانا ابو عبدالرحمٰن پنجابی مراد ہیں۔

۴۔ ''ح'' سے الحواشی الجدیدۃ از: ابو یحییٰ محمد بن کفایت شاہ جہاں پوری مراد ہے۔

۵۔ ''خ'' خلاصہ تذھیب۔

۶۔ ''مغ'' سے المغنی فی اسماء الرجال مراد ہے۔

۷۔ ''تق'' سے تقریب التھذیب مراد ہے(۹)۔

التعلیقات السلفیہ میں شرح کی نوعیت اور اس کا اسلوب

شرح کی نوعیت:

''التعلیقات السلفیہ'' کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قولی یا موضوعی شرح ہے، شارح اس میں سند اور متن حدیث کے بعض مقامات کا انتخاب کرتے ہیں، پھر ایک لفظ یا عبارت کو ذکر کرتے ہیں اور اس کے شروع میں کلمہ 'قولہ' ذکر کرتے ہیں اس کے بعد لفظ یا عبارت کے مختلف پہلوؤں کی تشریح کرتے ہیں۔

شرح کا اسلوب:

مولاناؒ نے سنن نسائی کی شرح ''التعلیقات السلفیہ'' میں مختلف مقامات کی شرح کرتے وقت جو اسلوب اختیار کیا ہے اس کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے۔

☆ قرآن و حدیث اور اقوال سلف سے استفادہ:

حضرت مولانا بھوجیانیؒ التعلیقات السلفیہ میں حدیث کی شرح کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور اقوال سلف سے بکثرت استفادہ کرتے ہیں۔

باب فضل الصدقة عن المیت کے تحت حدیث کے الفاظ

☆ ((افینفعھا ان تصدقت عنھا)) کے لفظ "افینفعھا" پر بحث کی ہے کہ فوت شدگان کو زندہ آدمی کے صدقہ خیرات کا ثواب پہنچتا ہے کہ نہیں۔ جن لوگوں کا مذہب ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا ان کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے

﴿وان لیس للانسان الا ماسعی﴾

مولاناؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک حق بات اور سب سے محتاط مؤقف یہ ہے کہ اس سلسلے میں نصوص واردہ پر اس کو بند رکھا جائے یعنی جو کچھ ثابت ہے صرف یہی میت کو پہنچتا ہے۔ امام شوکانیؒ نے اس ضمن میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے(۱۰)۔

☆سند اور متن کے فوائد

امام نسائی کسی حدیث کو کسی باب کے تحت ذکر کرتے ہیں۔ مولانا بھوجیانیؒ اس سے جو فوائد سند اور متن کے لحاظ سے حاصل ہوں ان کو بیان کرتے ہیں پھر جو اس باب سے مقصود ہو اس کو واضح کرتے ہیں۔ اگر کسی سند میں تدلیس کا شائبہ ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں اور دلائل میں فن رجال کے ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں اس حدیث کے تحت اس مضمون سے متعلق متعدد احادیث کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔

☆باب اور حدیث الباب سے فقہی احکام کا اخذ واستنباط:

باب اور حدیث الباب سے جس قدر بھی فقہی احکام مستنبط ہوتے ہیں ان کو بیان کرتے ہیں اگر ان احکام میں فقہاء کا اختلاف ہو تو اس کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ وجہ اختلاف ذکر کرتے ہیں اور پھر اس میں علمائے سلف کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں، اور دلائل سے دیگر فقہی مسالک کا رد بھی کرتے ہیں۔

باب الفارة تقع فی السمن کے تحت حدیث کے الفاظ

☆ ((وان کان جامدا فالقوھا وما حولھا)) اس کے تحت مولاناؒ نے اس کی تقویت کے لئے احادیث اور بعض لوگوں کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ اگر گھی جامد ہے تو اس سے مردہ چیز کو نکال کر اس گھی میں سے اس چیز کے اردگرد کے کچھ حصہ کو بھی نکال کر پھینک دیا جائے اور باقی گھی کو استعمال کیا جا سکتا ہے جہاں تک مائع پگھلے ہوئے گھی کا تعلق ہے اس میں دو اقوال ہیں:

۱۔　جب نجس چیز مائع گھی سے مل جائے تو وہ ساری چیز نجس ہو جاتی ہے۔ یہ مذہب جمہور علماء کا ہے۔ ان کا مدار حضرت معمر کی حدیث پر ہے جس کو مولاناؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۔　جب کوئی نجس چیز مائع گھی سے مل جائے تو وہ نجس نہیں ہوتی ہے جب تک کہ اس کا ذائقہ اور رنگ اور بو تبدیل نہ ہو۔ یہ مذہب امام زہریؒ، امام اوزاعیؒ، امام بخاریؒ، امام احمدؒ اور بعض مالکیہ کا ہے۔ کیونکہ وہ مائع گھی کو بھی پانی کے حکم میں شامل کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مائع اتنی دیر تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہ ہو۔

آخر میں حضرت امام بخاری کے مذہب کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ورجح مذهب البخاری بتضعيف حديث معمر هذا و اجاب عنه علی تقدير صحة فی كلام طويل فعليک ان تراجعه". (۱۱)۔

☆معلق اور موقوف کو متصل کرنا:

سنن نسائی (المجتبیٰ) میں جہاں کہیں کوئی معلق یا موقوف حدیث مذکور ہو مولانا اس کو متصل ذکر کرتے ہیں۔

☆　الفاظ کی لغوی و اصطلاحی تحقیق:

مولانا بھوجیانیؒ جہاں ضرورت محسوس کرتے ہیں وہاں الفاظ کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق بھی کرتے ہیں اس ضمن میں علماء لغت و علمائے مفسرین و محدثین کرام کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ التعلیقات السلفیہ میں:

☆((عن حذيفة قال كنت امشی مع رسول الله ﷺ فانتهی الی سباطة قوم فبال قائما)) کے تحت لفظ سباط کے معنی کو اس طرح بیان کیا کہ سباطة کا اعراب یہ ہے: **"السباطة بضم السين المهملة و تخفيف الواحدة"** پھر اس لفظ کے مفہوم کا تعین کرتے ہوئے النھایۃ فی غریب الحدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں:

۱۔　ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں مٹی اور گندگی پڑی ہوتی ہے۔

۲۔　ایسے مقام کو کہتے ہیں جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے۔

۳۔　کوڑادان کو کہتے ہیں (۱۲)۔

☆　الفاظ کی نحوی و صرفی تحلیل:

مولانا ترجمۃ الباب اور حدیث کے الفاظ کی نحوی اور صرفی تحلیل بھی کرتے ہیں اور لفظ کے اعراب

کو بیان کرتے ہیں۔

مولاناؒ نے دوسری جلد کی شرح کا آغاز امام نسائی کی تقسیم کے مطابق کتاب المناسک سے کیا ہے اور مناسک کا معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مناسک منسک کی جمع ہے اس کو سین کے فتح اور کسرہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اس سے مراد عبادت کی جگہ ہے یہ مصدر ہے جس میں زمان اور مکان کے معنی پائے جاتے ہیں اصل میں یہ لفظ کلام عرب میں ایسی جگہ کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی بار بار آتا ہے۔ اور مناسک حج کا نام اس لئے رکھا گیا کہ یہاں لوگ حج اور عمرہ ادا کرنے کے لیے بار بار آتے ہیں (۱۳)۔

ظاہری تعارض کی صورت میں تطبیق:

جہاں کہیں دو حدیثوں کے درمیان یا قرآن مجید کی آیت اور حدیث کے درمیان ظاہری تعارض نظر آ رہا ہوتو اس میں تطبیق دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا پھر وضاحت کرتے ہیں کہ یہ ناسخ ہے یا منسوخ یا اس کے عام سے بعض افراد کو خاص کرلیا گیا ہے یا مطلق کو مقید کرلیا گیا ہے، یا مجمل بیان کیا گیا ہے یا ظاہر کی تاویل کرلی گئی ہے۔ جیسا کہ

((سور الکلب... قال اذا شرب الکلب فی اناء احد کم فلیغسله سبع مرات))

مولاناؒ نے جس برتن میں کتا منہ ڈال جائے اس کو سات مرتبہ دھونے کے حوالے سے شرح العمدہ صفحہ ۲۷ جلد ۲ سے ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں طب کے حوالے سے فوائد کو ذکر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

''موجودہ دور کے بعض اطباء نے برتن کو سات بار دھونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اکثر کتوں کی آنت میں ایک چھوٹا کیڑا ہوتا ہے جس کی لمبائی چار ملی میٹر تک ہوتی ہے۔ کتا جب پاخانہ کرتا ہے تو اس کے جراثیم بڑی تعداد میں نکل کر سرین کے پاس کے بالوں پر چپک جاتے ہیں۔ کتا جب زبان سے اپنا جسم چاٹتا ہے تو یہ جراثیم اس کی زبان، منہ اور جسم کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل جاتے ہیں۔ ایسا کتا جب کسی برتن میں منہ ڈالتا ہے یا انگریزوں کی طرح کوئی انسان کتوں کو قریب کرتا اور بوسہ لیتا ہے تو وہ جراثیم کھانے پینے کے دوران منہ کے ذریعہ انسان کے معدہ میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں سے یہ کیڑے بن کر نکلتے ہیں اور معدے کو زخمی کردیتے ہیں اور پھر خون کے مقامات تک پہنچ جاتے ہیں، جس سے مختلف قسم کے دماغی، قلبی اور پھیپھڑے وغیرہ کے امراض پیدا ہوتے ہیں اس چیز کا مشاہدہ یورپ کے اطباء بھی کرچکے ہیں۔ پھر

کتوں کے مابین یہ تمیز مشکل ہے کہ مذکورہ کیڑے کس میں ہیں اس بات کی پہچان کے لیے خاصہ وقت اور جدید وسائل درکار ہیں۔ اسی لئے اسلامی شریعت میں کتے کو نجس قرار دے کر اس کے منہ لگائے ہوئے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا گیا تا کہ مذکورہ کیڑوں سے انسان محفوظ رہ سکیں'' (۱۴)۔

اس روایت کے بارے میں احناف یہ لکھتے ہیں کہ اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے (۱۵)۔ لیکن مولاناؒ کی تحقیق کے مطابق یہ حکم منسوخ نہیں۔ منسوخی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ خود تین دفعہ دھونے کا حکم کرتے تھے اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ابو ہریرہؓ سات مرتبہ دھونے کے استحباب کے قائل ہوں یا آپ بھول گئے ہوں اور احتمال سے نسخ ثابت نہیں ہوتا نیز یہ کہ ابو ہریرہؓ کا سات مرتبہ دھونے کا فتویٰ ثابت ہے (۱۶)۔

دوسری جگہ پر صفحہ ۴۰ میں بھی اس مسئلے پر احناف کے مسلک کو بیان کر کے اس کا جواب دیا ہے۔

تکرار متن کی حکمت کا بیان:

اگر دو مقامات پر متن حدیث میں تکرار ہو تو دوسری جگہ اس کی حکمت بیان کرتے ہیں۔

نظریات باطلہ کی تردید:

اگر کسی حدیث سے باطل لوگوں نے دلیل پکڑی ہو تو ان لوگوں کے باطل نظریات کی تردید کرتے ہوئے حدیث کی اصل حقیقت اور اس کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں۔

باب التحریض علی الصدقة کے تحت ایک حدیث کے الفاظ

☆ ''من سن فی الاسلام سنة حسنة فلہ اجرھا'' کے لفظ 'فی الاسلام' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ اچھے طریقے کی بنیاد یا ایجاد کے مختلف مفاہیم نکالتے ہیں کہ اسلام میں عبادات میں اضافہ کیا جا سکتا ہے تو مولاناؒ اس مقام پر شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اچھے طریقہ سے وہ طریقہ مراد ہے جس کا دین سے ہونا واضح ہو، لیکن دین کے خلاف جو طریقہ ہو اس کو کبھی اچھا نہیں کہا جا سکتا اور نہ اس کی ایجاد میں کسی طرح کا ثواب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایسا کام جس کے لئے دین سے سند نہ ہو مردود ہے''۔

اسی بحث میں مولانا تاج الدین فاکہانیؒ کے ایک رسالہ کے حوالہ سے مجالس میلاد کی تردید نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ربیع الاول کے مہینہ میں ''مولد'' کے نام سے جو اجتماع بعض لوگ منعقد کرتے ہیں اس کی بابت لوگ پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا یہ دینی کام ہے یا بدعت ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس کی کسی اصل کا مجھے پتہ نہیں، نہ کتاب و سنت میں، نہ کسی عالم کے قول میں، لہٰذا ''مجلس میلاد'' بدعت ہے، اسے بیکار اور نامعلوم لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔''

پھر ''القول المعتمد'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مذاہب اربعہ کے علماء مجلس میلاد کی مذمت پر متفق ہیں۔

الشرعۃ الالٰہیۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مجلس میلاد مذموم بدعتوں میں سے ہے جن کا شہروں اور ملکوں میں رواج ہے کیونکہ شرعی دلیلوں سے یہ ثابت نہیں۔ علامہ بشیر الدین قنوجیؒ نے مجلس میلاد کی مذمت میں علماء کے اقوال کو ایک رسالہ میں بڑی عمدگی سے نقل کیا ہے۔ رسالہ کا نام ''**غایۃ الکلام فی تحقیق المولد و القیام**'' رکھا ہے، مذکورہ اقوال اسی رسالہ سے نقل کئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (۱۷)۔

التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی کی امتیازی خصوصیات:

مولانا بھوجیانی نے سنن نسائی کی جو شرح کی ہے وہ جن چیزوں میں اپنے ماقبل دیگر شروح سے ممتاز ہے ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ لیکن اس کا مطالعہ کرتے وقت میری نظر میں اس کی جو اہم خصوصیات ہیں وہ نکات کی صورت میں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ سنن نسائی کی یہ عظیم المرتبت شرح باوجود اختصار کے بہت جامع ہے کیونکہ اس میں بڑی خوش اسلوبی سے علامہ سیوطی کی شرح، حاشیہ السندی، تعلیقہ لطیفۃ للشیخ حسین محمد محسن انصاری اور الحواشی الجدیدہ کو سمو دیا گیا ہے جس سے قاری کے لئے بہت زیادہ آسانی پیدا ہوگئی ہے۔

☆ مولف نے ان حواشی پر اپنی طرف سے مفید اضافات بھی کئے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔

☆ مولف نے دوران شرح فقہ الحدیث کے باب میں محققین فقہا و محدثین کے طریقہ کو اپناتے ہوئے اکثر مسائل میں دلیل کی بنا پر ترجیح دی ہے اور کسی خاص فقہی مکتبہ فکر میں مقید نہیں رہے۔

☆ شارح کتاب کو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور انکے شاگرد رشید حافظ ابن القیم سے خصوصی

شغف تھا، شیخین نے اپنے دور میں جس طرح تمام میدانوں میں کتاب وسنت کی صحیح ترجمانی کی وہ انہی کا خاصہ تھا جو کہ آزادی فکر کے قائل تھے اور صحابہ وتابعین کے منہج کی طرف رجوع کے داعی تھے۔ مولانا بھوجیانی برصغیر میں شیخ الاسلام کے منہج کے حقیقی شناسا اور اسے پروان چڑھانے کے خواہاں تھے مولاناؒ نے اس مشن کی تکمیل کے لیے التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی کے حواشی میں بھی ان کی فکر کو جگہ دی۔

☆ اللہ تعالی کے اسماء وصفات میں عموماً شارحین اور مولفین ،اشاعرہ وغیرہ سے متاثر ہوتے ہوئے تاویل کا سہارا لیتے ہیں اور برصغیر پاک و ہند میں بھی یہ سلسلہ عروج پر رہا ہے بلکہ جمود کا شکار مذاہب میں ہنوز جاری ہے اس کتاب کے مولف کے تبحر علمی اور صحابہ وتابعین کے حقیقی منہج سے کما حقہ آشنا ہونے کی وجہ سے یہ علمی کام سامنے آیا جس میں ہر جگہ اسماء وصفات کے باب میں صحابہ وتابعین کے اُجلے موقف کو جا بجا واضح کیا گیا اور تاویلات باطلہ کی قلعی کھول دی گئی اور اکمل واحوط طریقہ سلف کو اختیار کیا گیا۔

☆ بعض روایات پر موجودہ دور میں جدید سائنس کی روشنی میں شبہات وارد کئے جاتے ہیں مولانا نے ان کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔

☆ مولف تعلیقات غریب الحدیث کی شرح کے لئے جہاں اہل لغت اور ائمہ غریب الحدیث سے استفادہ کرتے ہیں وہیں وہ بعض لغوی اور نحوی وصرفی آراء پر خود بھی محاکمہ کرتے ہوئے کسی رائے کو ترجیح دیتے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ مولف کا لغت میں کیا بلند مقام ہے۔

☆ مولف نے مختلف کتابوں اور ابواب کے درمیان باہمی ربط کا بھی ذکر کیا ہے اسی طرح مختلف کتابوں کی ابتدا میں حکم التشریع پر بھی بحث کرتے ہیں جس سے ان مسائل کی حکمتیں اور فوائد قاری پر کھل کر سامنے آ جاتے ہیں اس سلسلے میں قدیم شارحین کے ساتھ ساتھ وہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے افادات کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔

☆ اختلافی مسائل میں مصنف ہمیشہ اعتدال کی راہ پر گامزن رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر ممکن طریق سے دلیل کے اتباع کو عام آراء پر ترجیح دیتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عظیم

کتاب وحدت امت کا بہترین نسخہ سمجھاتی ہے۔

☆ مولاناؒ نے سنن نسائی کی احادیث کی شرح کرتے ہوئے بعض مقامات پر ایسی دقیق اور نادر علمی مباحث کی ہیں جو اس کی دیگر شروح حدیث میں موجود نہیں۔

☆ مولاناؒ نے تحقیق کرنے والوں کی آسانی کے لئے احادیث کی ترقیم (نمبرنگ) بھی لگادی ہے اور اس کے ساتھ اس کتاب کی دو فہرستیں مرتب کی ہیں۔ پہلی فہرست مروجہ طریق سے عناوین کی ہے اور دوسری خاص اور اہم مسائل کی نادر تحقیقات کی فہرست ہے۔

قابل توجہ پہلو:

انسان جتنا بھی کام کرتا ہے وہ کتنا بھی اہم ہو اس کے اندر جس قدر بھی دقت نظر اور مہارت ہو لیکن وہ نقص سے خالی نہیں ہوتا۔ کامل اور اکمل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ''التعلیقات السلفیہ'' اگرچہ بہت سی خوبیوں اور فنی محاسن کو لئے ہوئے ہے اور مولاناؒ اپنے دور کے تمام وسائل کو بروئے کار لائے ہیں۔ لیکن حدیث اور علوم کے متعلق بعض کتابیں اس وقت طبع ہو کر نہیں آئیں تھیں جن کی وجہ سے اس کتاب میں کچھ تشنہ پہلو رہ گئے ہیں اہل علم حضرات کو چاہیے کہ ان تشنہ پہلوؤں کی تکمیل پر خاص توجہ دیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ مولانا نے اپنی اس شرح میں رواۃ پر تو جا بجا بحثوں کا ذکر کیا ہے لیکن متن حدیث کی تخریج کا اہتمام نہیں کیا صرف بعض جگہوں پر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اب تو امام المزی کی اطراف الحدیث پر مشتمل کتاب ''تحفۃ الاشراف'' اور حافظ ابن حجر کی کتاب ''النکت الظراف'' اور دیگر اطراف الحدیث کی کتب منظر عام پر آ چکی ہیں ان سے مقابلہ کر کے اس کے متن کی تصحیح کی جا سکتی ہے۔

۲۔ بہت سے مسائل میں اختصار کی وجہ سے تشنگی باقی رہ جاتی ہے یا وہ واضح ترجیح دئے بغیر ان مسائل سے گزر جاتے ہیں۔ یہ بھی اہل علم حضرات کے لئے علمی و تحقیقی میدان ہے۔

کتاب کی پاکستانی طبع میں شرح کے اندر کچھ مطبعی اغلاط موجود ہیں جنہیں دقت نظر سے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ حتی کہ متن حدیث میں بھی کچھ اغلاط پائی جاتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ ارباب علم و فضل، ص۳۲۱۔

۲۔ ہفت روزہ الاعتصام ۷ا فروری 1956ء، ص۵۶؛ تذکرہ النبلاء فی تراجم العلماء، ص۳۸۷۔

۳۔ ماخوذ از ہفت روزہ الاعتصام اشاعت خاص نمبر، ص۷۹، ۸۰، نقوش عظمت رفتہ، ص۳۰۲۔

۴۔ ماخوذ از الاعتصام اشاعت خاص نمبر مارچ ۲۰۰۵ء ص۳۵ تا ۲۲۔

۵۔ ماخوذ از الاعتصام اشاعت خاص نمبر مارچ ۲۰۰۵ء ۲۱ تا ۱۴۔

۶۔ المعجم البلدان ۳/۸۷۔

۷۔ کشف الظنون ۱/۱۰۰۶۔

۸۔ ماخوذ از مقدمہ التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی ص ۲۸-۲۷۔

۹۔ ماخوذ از مقدمہ التعلیقات السلفیہ، ص۲۵۔

۱۰۔ التعلیقات السلفیه ۲/۱۲۳ رقم الحدیث ۳۶۸۵۔

۱۱۔ التعلیقات السلفیہ ۲/۱۸۴ رقم الحدیث ۲۴۶۵۔

۱۲۔ ایضاً، ۱/۵۔

۱۳۔ ایضاً، ۲/۱۔

۱۴۔ ایضاً، ۱/۱۰۔

۱۵۔ ایضاً، ۱/۱۱۔

۱۶۔ ایضاً۔

۱۷۔ ایضاً، ۱/۲۹۱ رقم الحدیث ۲۵۵۵۔

مصادر و مراجع

☆ القرآن

☆ محمد ادریس حاجی، ارباب علم وفضل، مکتبہ رحمانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ، ۱۹۸۷

☆ عبدالرشید عراقی، تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء، مکتبہ کتاب سرائے لاہور

☆ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی، المجلس العلمی شعبہ تالیف دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، ۱۹۹۸ء

☆ ہفت روزہ الاعتصام اشاعت خاص نمبر، مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ، لاہور، مارچ، ۲۰۰۵ء

☆ ہفت روزہ الاعتصام، جمعیت حدیث نمبر، ۳۱ شیش محل روڈ لاہور، ۱۹۵۶ء

☆ حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبداللہ، کشف الظنون، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۲ء

☆ اسحاق بھٹی، نقوش عظمت رفتہ، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور، مئی ۱۹۹۹ء

☆ الحموی یاقوت، المعجم البلدان،